نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے تکلفی اور مزاح

انسان کی سچی خوشی اور خوشحالی اپنے خالق و مالک کے ساتھ ربط و تعلق اور راضی برضاء الٰہی رہنے میں ہے۔خدا سے کامل تعلق پیدا کرنے والوں کو ''نفس مطمئنہ'' کا مقام عطا ہوتا ہے۔ایمانی و عملی استقامت کے نتیجہ میں ایسے لوگ ملائکہ کی تسکین آمیز آواز سنتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور خوف نہ کھاؤ بلکہ اُس جنت کی بشارت پاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(سورۃ حم السجدہ:21)

ایسے مومنوں کی یہی دنیا جنت بن جاتی ہے اور الٰہی بشارتوں اور خوشخبریوں کا ایک سلسلہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔جس پر انہیں کامل ایمان ہوتا ہے۔(سورۃ یونس:64,63)

اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور رحم پر وہ بجا طور پر خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ اس پر انہیں خوش ہونا چاہئے۔(سورۃ یونس:59)

رسول کریمؐ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا حال بھی عجیب ہے کہ جب اسے کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ بخوشی صبر کرتا اور خدا سے اجر پاتا ہے۔اور جب اسے انعام ملے تو شکر کرتا ہے اور اس کا بھی اجر پاتا ہے۔گویا مومن ہر حال میں خوش

اور راضی برضا ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے خوش طبعی نہ صرف انسان کے صحت مند جسم، ذہن اور ذوق کی علامت ہے بلکہ اس کے ایمان کی نشانی بھی بن جاتی ہے۔

ہمارے نبی کریمؐ سے بڑھ کر کون ہے جسے مقام رضا نصیب ہوا ہو۔ نبی کریمؐ ہمیشہ خوش رہتے، مسکرانا آپؐ کی عادت تھی۔ اپنے صحابہ کو بھی تلقین فرماتے تھے کہ کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے پیش آنے کی نیکی ہو۔ (مسلم) [1]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ گھر میں ہمیشہ خوش اور ہنستے مسکراتے وقت گزارتے تھے۔ (زرقانی) [2]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسِ مزاح بہت لطیف تھی۔ آپ صاف ستھرا اور سچا مذاق کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں مذاق میں بھی جھوٹ نہیں کہتا۔ (ترمذی) [3]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ بہت مزاح کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سچے مزاح کرنے والے پر ناراض نہیں ہوتا۔ (سیوطی) [4]

صحابہ رسولؐ بیان کرتے تھے کہ نبی کریمؐ ہماری مجلس میں آکر بیٹھ جاتے تھے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم ہنسی خوشی بیٹھے ہوں اور آپؐ نے کوئی مایوسی یا غم والی

بات کر دی ہو۔آپؐ ہمارے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے تھے اور خوش ہوتے تھے، لطیفے وغیرہ سنتے اور سناتے تھے۔(مسلم)5

حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ سو سے زیادہ مجالس میں فیض صحبت پایا۔آپ کے اصحاب آپ کے سامنے اعلیٰ اشعار اور جاہلیت کی دیگر متفرق باتیں بیان کرتے۔رسول اللہؐ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے اور بسا اوقات آپ بھی تبسّم فرماتے۔(ترمذی)6

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کی مجالس میں جب ہم دنیاداری کی باتوں کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ اس میں شریک ہوتے۔جب ہم کھانے وغیرہ کی باتیں کرتے تو اس میں بھی حصّہ لیتے۔(بیہقی)7

حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہؐ کیسا مذاق کرتے تھے۔انہوں نے مثال دی کہ مثلاً ایک زوجہ محترمہ کو ایک کپڑا اوڑھا کر فرمایا اللہ کی حمد وثناء کرو اور دلہنوں کی طرح اپنا دامن گھسیٹ کر چلو۔(کنز)8

رسول کریمؐ کے مزاح کا ایک اچھوتا اسلوب یہ تھا کہ کسی روزمرہ بات کو ایسے ہلکے پھلکے انداز میں پیش کرتے کہ مزاح کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔مثلاً ہر شخص کے دو کان تو ہوتے ہی ہیں۔رسول اللہؐ کا پیار سے اپنے خادم انسؓ کو یوں پکارنا کہ اے دو کانوں والے ذرا ادھر تو آنا۔کیسا مزاح پیدا کر دیتا ہے۔(ترمذی)9

اس مزاح میں یہ لطیف فلسفہ بھی تھا کہ اطاعت شعار انسؓ رسول اللہؐ کے

ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔اسی طرح ایک مرتبہ لمبے قد کے آدمی کو ’’ذوالیدین‘‘ یعنی لمبے ہاتھوں والا کہہ کر یاد فرمایا۔

ایک دفعہ ایک صحابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے سواری کے لئے اونٹنی کی ضرورت ہے۔آپؐ نے فرمایا میرے پاس تو اونٹ کا بچہ ہے۔اُس شخص نے عرض کیا۔حضور میں اونٹ کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ پھر ایک اونٹ اس کے حوالے کردیا۔(ابوداؤد) 10

ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت ملنے آئی۔آپؐ نے فرمایا بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہ ہوں گی وہ رونے لگی۔آپؐ نے فرمایا بی بی آپ جوان ہو کر جنت میں جاؤ گی،یعنی وہاں بڑھاپا نہیں ہوگا۔اس پر وہ خوش ہوگئی۔آپؐ نے اپنی بات کی تائید میں سورۃ الواقعہ کی آیت بھی تلاوت فرمائی کہ ہم نے جنت کی عورتوں کو نوعمر اور کنواریاں بنایا ہے۔(ترمذی) 11

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عام گفتگو میں بھی توجہ اور سرعت فہم کے نتیجہ میں مزاح کا نکتہ پیدا کرلیا کرتے تھے۔

ابورمثہؓ اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ازراہ تعارف ان کے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ حضورؐ کا زور ’’یہ‘‘ پر تھا انہوں نے اپنی سادگی میں سمجھا کہ پوچھ رہے ہیں واقعی تمہارا ہی بیٹا ہے۔

نہایت سنجیدگی سے کہنے لگے۔رب کعبہ کی قسم یہ میرا ہی بیٹا ہے۔حضورؐ معاملہ سمجھ گئے مگر ان کے اصرار پر از راہ تفنن فرمایا واقعی پکی بات ہے؟ وہ اس پر اور سنجیدہ ہو کر کہنے لگے حضورؐ! میں پختہ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ رسول کریمؐ یہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور ہنستے مسکراتے رہے۔خصوصاً ابو رمشہؓ کے باپ کی قسمیں کھانے کی وجہ سے حضورؐ محظوظ ہوئے، کیونکہ بچے کی شباہت والد سے اتنی ملتی تھی کہ کسی شبہ کا احتمال نہ تھا۔(ابوداؤد) 12

رسول کریمؐ بچوں سے بھی از راہ شفقت مذاق کرتے اور انہیں مانوس رکھتے تھے۔اپنے ایک خادم انسؓ کے ہاں گئے۔ان کے چھوٹے بھائی کو اداس دیکھ کر سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ اس کی پالتو مینا مرگئی ہے۔آپ اس کے گھر جاتے تو اُسے محبت سے چھیڑتے اور کنیت سے یاد فرما کر کہتے۔اے ابو عمیر (عمیر کے ابا) تمہاری مینا کا کیا ہوا؟ اس طرح بچوں سے پیار بھرے مزاح سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت محمود بن ربیعؓ نے کم سنی میں حضورؐ کے محبت بھرے مزاح کی ایک بات عمر بھر یاد رکھی۔وہ فرماتے تھے کہ میری عمر پانچ سال تھی حضورؐ ہمارے ڈیرے پر تشریف لائے۔ہمارے کنوئیں سے پانی پیا اور بے تکلفی سے میرے ساتھ کھیلتے ہوئے ڈول سے پانی کی کلی میرے اوپر پھینکی۔(بخاری) 13

ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا کہ میرے والد مجھے رسول اللہؐ کے پاس لے کر آئے۔حضورؐ کے دونوں شانوں کے درمیان گوشت کا

ابھرا ہوا ایک ٹکڑا، کبوتری کے انڈے کے برابر تھا۔ پرانی کتابوں میں اس نشان کو مہر نبوت کا نام دیا گیا تھا، جو آنحضورؐ کی شناخت کی ایک جسمانی علامت تھی۔ میں نے قمیص میں سے وہ گوشت کا ٹکڑا دیکھا تو اُس سے کھیلنے لگ گیا۔ والد نے مجھے ڈانٹ دیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا بچہ ہے اسے کچھ نہ کہو، کھیلنے دو۔

اپنے صحابہ میں بھی حضورؐ نے حس مزاح بیدار کر دی تھی۔ صحابہ جانتے تھے کہ اگر وہ مزاح کے رنگ میں حضورؐ سے بات کریں گے تو حضور خوش ہوں گے ، ناراض نہ ہونگے۔

عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمے میں تھے، میں نے سلام عرض تو کیا تو آپؐ نے فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے خیمہ کے چھوٹے سائز پر مذاق کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا سارے کا سارا ہی آجاؤں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں سارے کے سارے ہی آجاؤ۔ (ابوداؤد) 14

ایک دفعہ حضرت صہیبؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کے سامنے کھجوریں اور روٹی پڑی تھی۔ آپؐ نے صہیبؓ کو بھی دعوت دی کہ شریک طعام ہوں۔ صہیبؓ روٹی کی بجائے کھجور زیادہ شوق سے کھانے لگے۔ رسول کریمؐ نے انکی آنکھ میں سوزش دیکھ کر فرمایا کہ تمہاری ایک آنکھ دکھتی ہے۔ اس میں اشارہ تھا کہ کھجور کھانے میں احتیاط چاہیئے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں صحت مند آنکھ والی طرف سے کھا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ اس مزاح سے بہت محظوظ

ہوئے اور اس صحابی کی حاضر جوابی پر تبسّم فرمانے لگے۔(احمد) 15

آنحضور ﷺ ہلکے پھلکے انداز میں مذاق کے رنگ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلا کر نصیحت فرما دیتے تھے۔

حضرت خوات بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نے رسول کریمؐ کے ساتھ مرالظہر ان میں پڑاؤ کیا۔اپنے خیمہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عورتیں ایک طرف بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔میں خیمہ میں واپس آیا اور اپنی ریشمی پوشاک پہن کر ان عورتوں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔دریں اثناء رسول اللہؐ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے۔ مجھے دیکھا تو فرمانے لگے اے ابوعبداللہؓ! تم ان عورتوں کے قریب آ کر کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہؐ کے رعب سے ڈر کر جلدی میں یہ عذر گھڑ لیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میرا اونٹ آوارہ سا ہے،اسے باندھنے کو رسی ڈھونڈتا ہوں۔

رسول کریمؐ نے اپنی چادر اوپر لی اور درختوں کے جھنڈ میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ وضوء فرما کر واپس آئے تو مجھے چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے۔ابوعبداللہؓ! تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟ خوّات دل ہی دل میں سخت نادم تھے۔وہ کہتے ہیں ہم نے وہاں سے کوچ کیا رسول کریمؐ ہر پڑاؤ پر مجھے دیکھتے ہی فرماتے۔

''السلام علیکم۔اے ابوعبداللہؓ تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال

ہے؟'' خیر خدا خدا کر کے مدینہ پہنچے۔اب میں رسول کریمؐ سے آنکھیں بچانے لگا اور رسول اللہؐ کی مجالس سے بھی کنی کتراجاتا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو ایک روز میں نے مسجد میں تنہائی کا ایک وقت تلاش کرلیا اور نماز پڑھنے لگا۔اتنے میں رسول کریمؐ اپنے گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور آ کر نماز پڑھنے لگے۔

آپؐ نے دو رکعت نماز مختصر سی پڑھی اور انتظار میں بیٹھ رہے۔میں نے نماز لمبی کردی کہ شاید حضورؐ گھر تشریف لے جائیں۔آپؐ نے یہ بھانپ کر فرمایا۔ اے ابوعبداللہؓ! نماز جتنی مرضی لمبی کرلو۔میں بھی آج تمہارے سلام پھیرنے سے پہلے نہیں اٹھونگا۔

میں نے دل میں سوچا کہ خدا کی قسم! اب تو مجھے رسول اللہؐ سے معذرت کر کے بہرحال آپ کو راضی کرنا ہوگا۔جونہی میں نے سلام پھیرا۔رسول اللہؐ نے فرمایا۔السلام علیکم اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ کی آوارگی اب کیسی ہے؟

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔جب سے میں مسلمان ہوا ہوں۔میرا اونٹ کبھی نہیں بھاگا۔رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔آپ نے دو یا تین مرتبہ یہ دعا دی۔اس کے بعد آپؐ نے میرے ساتھ کبھی مذاق نہیں فرمایا۔(طبرانی) 16

آخر میں ایک ایسے دلچسپ مزاح کا ذکر جسے رسول اللہؐ کی مجلس میں ایک سال تک سنا کر صحابہ محظوظ ہوتے رہے۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کی وفات سے ایک سال قبل تجارت کے لئے بصریٰ گئے۔ آپؓ کے ساتھ نعیمانؓ اور سویبطؓ بھی تھے۔ ان دونوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ نعیمانؓ کی ڈیوٹی کھانے وغیرہ پر مقرر تھی۔ سویبطؓ بہت مزاحیہ طبیعت کے (ذہین) انسان تھے۔ دوران سفر انہوں نے نعیمانؓ سے کھانا طلب کیا تو وہ کہنے لگے کہ حضرت ابو بکرؓ کام سے واپس آجائیں تو پھر دوں گا۔ (معلوم ہوتا ہے حضرت ابو بکرؓ کے آنے میں دیر ہوگی) تھوڑی دیر کے بعد ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ سویبطؓ ان کو کہنے لگے کہ تم مجھ سے ایک غلام خریدو گے۔ انہوں نے کہا ضرور خریدیں گے۔ یہ کہنے لگے بس ایک خامی اس غلام میں ہے کہ وہ تمہیں یہی کہے گا کہ میں آزاد ہوں۔ غلام نہیں ہوں۔ اگر تم نے اس کی یہ بات سن کر مجھے واپس کر دینا ہو تو پھر میں اسے نہیں بیچتا۔ تم میرا غلام خراب کر کے مجھے نہ لوٹاؤ۔ انہوں نے ہر طرح سے تسلّی دلائی کہ وہ ضرور یہ غلام خریدیں گے اور دس اونٹوں کے عوض انہوں نے نعیمانؓ کا سودا کر دیا۔

جب وہ نُعیمانؓ کو لینے آئے اور اس کے گلے میں پٹکا ڈالا کہ چلو ہمارے ساتھ۔ وہ کہنے لگے۔ یہ تم سے مذاق کر رہا ہے میں تو آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔

وہ کہنے لگے یہ تو ہمیں پہلے سے پتہ تھا کہ تم یہ کہو گے۔ چنانچہ وہ اسے پکڑ کر لے گئے۔ (اب سُویبطؓ نے آرام سے کھانا وغیرہ کھالیا)۔ حضرت ابو بکرؓ کام

سے واپس تشریف لائے تو ان کو اس قصہ کا پتہ چلا، وہ اس قافلہ کے پیچھے گئے اور انہیں کو دس اونٹ واپس کر کے نعیمانؓ کو چھڑا کر لے آ گئے۔

جب سفر سے واپس نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کو یہ قصہ سنایا تو حضورؐ بہت محظوظ ہوئے اور آپ کے صحابہ ایک سال تک یہ واقعہ یاد کر کے ہنستے رہے۔ (ابن ماجہ) [17]

تفریح کے مواقع

معمول کی زندگی میں تفریح کا اہم کردار ہے۔ اس کے گہرے اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں اور انسان تازہ دم ہو کر پھر مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ نبی کریمؐ کی باقاعدہ زندگی میں تفریح کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

رسول کریمؐ کا معمول تھا کہ ہر ہفتہ پیدل مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ گاہے بگاہے اپنے صحابہ کے ساتھ پکنک منانے کا بھی شغل رہتا تھا۔

حضرت ابوطلحہؓ کا ایک باغ بیرحاء نامی (مسجد نبوی کے سامنے تھا) حضورؐ وہاں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے۔ تازہ کھجوریں نوش فرماتے۔ اس کے چشمہ کا ٹھنڈا پانی پیتے اور کچھ وقت وہاں گزار کر خوش ہوتے۔ (بخاری) [18]

عید وغیرہ کے موقع پر بھی تفریح کے مواقع پیدا کئے جاتے۔ گھر میں بچیاں نغمے وغیرہ گاتی اور خوشی مناتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عید کے موقع پر رسول اللہؐ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ دولڑکیاں جنگ بعاث کے نغمے گا رہی ہیں۔آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور رخ دوسری طرف کرلیا۔حضرت ابوبکرؓ نے آکر مجھے ڈانٹا اور کہا رسول اللہؐ کے گھر میں یہ شیطان کا باجا؟ رسول اللہؐ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو خوشی کر لینے دو۔ ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے۔اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔(بخاری) 19

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر اہل حبشہ نے مسجد نبوی میں کرتب دکھائے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہو گی؟ چنانچہ میں آپؐ کے پیچھے کھڑی ہوکر دیر تک ان کے کرتب دیکھتی رہی۔(بخاری) 20

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریمؐ کے مدینہ میں ابتدائی زمانے کے ایک سفر کا ذکر ہے، میں لڑکی سی تھی، ابھی موٹاپا نہیں آیا تھا۔نبی کریمؐ نے قافلہ کے لوگوں سے فرمایا تم آگے چلے جاؤ۔پھر مجھے فرمانے لگے آؤ میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرلو۔میں نے آپؐ سے دوڑ لگائی تو آگے نکل گئی۔

حضورؐ خاموش رہے (معلوم ہوتا ہے آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ کی خوشی کی خاطر انہیں آگے نکلنے دیا تبھی کوئی تبصرہ نہیں فرمایا اور خاموشی اختیار کی)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعد میں جب میرا جسم کچھ فربہ ہوگیا اور وزن بڑھ گیا ہم ایک اور سفر کے لئے نکلے۔رسول اللہؐ نے پھر قافلہ سے فرمایا کہ

آپؐ لوگ آگے نکل جائیں۔ پھر مجھے فرمایا آؤ آج پھر دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہم نے دوڑ لگائی اس دفعہ رسول کریمؐ آگے نکل گئے۔آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے لو پہلی دفعہ تمہارے جیتنے کا بدلہ آج اُتر گیا۔(احمد)[21]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کی شادی ایک انصاری شخص سے ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اے عائشہ! تمہارے پاس کوئی رونق وغیرہ کا سامان نہیں ہے۔انصار کو (ایسے موقع پر) رونق پسند ہے۔(بخاری)[22]

ایک دفعہ ایک عورت نبی کریمؐ کے پاس آئی۔حضورؐ نے فرمایا عائشہؓ تمہیں پتہ ہے، یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ نے فرمایا۔یہ فلاں قبیلے کی مغنّیہ ہے۔کیا تم اس سے کوئی گانا سننا چاہتی ہو؟ عائشہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں، پھر حضرت عائشہؓ نے اس کو ایک طشتری دی، جسے بجا کر اس نے گانا گایا۔جب وہ گا چکی تو نبی کریمؐ نے اس پر تبصرہ فرمایا۔اس کے نتھنوں میں شیطان پھونکتا ہے۔(احمد)[23]

اس طرح آپؐ نے اس کے فن کی داد بھی دے دی اور گانے بجانے سے اپنی طبعی بے رغبتی کا اظہار بھی فرما دیا۔

حوالہ جات

1 (مسلم کتاب الاداب باب استحباب طلاقة الوجه)

2 (شرح مواهب اللدنيه للزرقانی جلد4ص253)

3 (ترمذی کتاب البرو الصلة باب ماجاء المزاح)

4 (جامع الكبير للسيوطی ص142)

5 (مسلم کتاب الفضائل باب تبسمه)

6 (ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی انشادالشعر)

7 (دلائل النبوة للبيهقی جلد1ص324 مطبوعه بيروت)

8 (کنزالعمال جلد4ص43مطبوعه بيروت)

9 (شمائل الترمذی باب فی صفة مزاح رسول اللهؐ)

10 (ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح:4998)

11 (شمائل ترمذی باب فی صفة مزاح رسول اللهؐ)

12 (ابوداؤد کتاب الديات باب لايوخذاحد بجريرة احد)

13 (بخاری کتاب العلم باب متی ايصح سماع الصغير)

14 (ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح)

15 (مسند احمد جلد4ص61دارالکتاب العربی بيروت)

16 (معجم الكبير للطبرانی جلد4ص243)

17 (ابن ماجه کتاب الادب باب المزاح)

18 (بخاری کتاب التفسيرسورة آل عمران باب لن تنالو البرحتی تنفقوا)

19 (بخاری کتاب العيدين باب سنة العيدين لاهل الاسلام)

20 (بخاری کتاب الصلوۃ باب اصحاب الحراب فی المسجد454)

21 (مسند احمد بن حنبل جلد6ص264مطبوعہ بیروت)

22 (بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللتی یھد ین المرأۃ)

23 (مسند احمد جلد 3ص449بیروت)